نداء الله للإنسان (الله تعالی کا انسان سے خطاب)

اللہ تعالی نے انسان کی تکریم فرمائی ہے، اسے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے، علم کی دولت سے نواز کر اسے مسجودِ ملائکہ قرار دیا، زمین وآسمان کی ساری چیزیں اس کے لیے پیدا فرمائی۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا (٧٠) یقیناً ہم نے اولاد آدم کو بڑی عزت دی اور انہیں خشکی اور تری کی سواریاں دیں اور انہیں پاکیزه چیزوں کی روزیاں دیں اور اپنی بہت سی مخلوق پر انہیں فضیلت عطا فرمائی۔(الاسراء70)

انسان کی تکریم کے مظاہر

بہترین خلقت میں اسے پیدا فرمایا: وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ (١) وَطُورِ سِينِينَ (٢) وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ (٣) لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ (٤) قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔ اور طور سینین کی۔ اور اس امن والے شہر کی۔ یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔ (التین 1- 4)

عقل وشعور عطا فرمایا: وَاللَّهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (٧٨) اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا ہے کہ اس وقت تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے، اسی نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے کہ تم شکر گزاری کرو۔(النحل 78)

وقال: أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ (٨) وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ (٩) وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ (١٠) کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہیں بنائیں۔ اور زبان اور ہونٹ (نہیں بنائے)۔ ہم نے دکھا دیئے اس کو دونوں راستے .(البلد 8- 10)

مسجود ملائکہ بنایا: وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ (٣٤) اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں ہو گیا۔(البقرۃ 34)

ساری کائنات کو اس کے لیے پیدا فرمایا: هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (٢٩)وہ اللہ جس نے تمہارے لئے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا کیا، پھر آسمان کی طرف قصد کیا اور ان کو ٹھیک ٹھاک سات آسمان بنایا اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے (البقرۃ29)

ساری کائنات کو اس کے لیے مسخر فرمایا: أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی ہر چیز کو ہمارے کام میں لگا رکھا ہے اور تمہیں اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں بھرپور دے رکھی ہیں۔(لقمان 20)

اللہ تعالی انسان سے مخاطب ہے یہ انسان کے لیے تکریم ہے: قرآن مجید یہ اللہ تعالی کا کلام ہے جس میں اللہ تعالی نے انسانوں سے خطاب فرمایا ہے۔اللہ تعالی کا انسانوں سے مخاطب ہونا یقینا یہ انسان کے لیے شرف و منزلت کی بات ہے۔ اس میں انسان کی تکریم و عزت افزائی ہے کہ اللہ رب العالمین جو احکم الحاکمین، ملک الملوک ہے وہ انسان سے ہم کلام ہو رہا ہے۔اس فضیلت میں دوسرے جمادات، نباتات اور حیوانات شریک نہیں۔لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (٢١) اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو تو دیکھتا کہ خوف الٰہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں.(الحشر 21)اس آیت میں جہاں اللہ تعالی کے کلام

کی عظمت اور شان بتائی جارہی ہے وہی اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ قرآن کے ذریعے انسان سے خطاب کیا اس طرح دیگر مخلوقات سے مخاطب نہیں ہوا۔

جب کبھی ہم سے کوئی بڑا آدمی بات کرتا ہے، ہم سے مخاطب ہوتا ہے تو ہم اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں، اس کیا ہیبت کو سمجھتے ہیں اور پھر جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ انسانوں کے نزدیک سب سے بڑے مقام والا ان کا حاکم اور ان کا بادشاہ ہوتا ہے، جب وہ ان سے خطاب کرے، بات کرے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟ جبکہ اللہ رب العالمین ملک الملوک ہے بادشاہوں کا بادشاہ ہے تو جب وہ خطاب فرمائے تو ہم انسانوں کو کس طرح متوجہ ہو کر سننا چاہیے؟

قرآن مجید میں مختلف لوگوں سے خطاب موجود ہے: جیسے یاایہاالناس، یا بنی آدم، یا اہل الکتاب، یا بنی اسرائیل، یاایہا الذین کفروا، یاایہاالذین آمنوا وغیرہ۔۔۔

بحیثیتِ انسان انسان سے اللہ تعالی 2 مقامات پر مخاطب ہے۔

پہلی ندا

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ (٦) الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ (٧) فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ (٨) اے انسان! تجھے اپنے رب کریم سے کس چیز نے بہکایا۔ جس (رب نے) تجھے پیدا کیا، پھر ٹھیک ٹھاک کیا، پھر (درست اور) برابر بنایا۔ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔ (الانفطار 6 - 8)

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر انسانی تخلیق کا ذکر فرمایا ہے اور انسانوں سے یہ خواہش کی ہے کہ وہ اپنی تخلیق پر غور و فکر کریں۔

أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ (٧٧) کیا انسان کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ہم نے اسے نطفے سے پیدا کیا ہے؟ پھر یکایک وہ صریح جھگڑالو بن بیٹھا۔ (یاسین 77)

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ (١) خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ (٢) پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا (1) جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔(العلق 1-2)

إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا (٢) بیشک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے امتحان کے لیے پیدا کیا اور اس کو سنتا دیکھتا بنایا۔(الانسان 2)

انسان کتنا نادان ہے کہ اللہ نے اسے پیدا فرمایا ہے لیکن یہ اپنے آپ میں مغرور رہتا ہے، اور اس رب کو بھول جاتا ہے جس نے اسے پیدا فرمایا۔ اللہ تعالی اس کا خالق اللہ ہے، اس کا مالک اللہ ہے، اس کی زندگی کے لیے اسباب فراہم کرنے والا اللہ ہے (مدبر)، اس کے زندگی کے فیصلے کرنے والا اللہ ہے، لہذا انسان کو اپنی غفلت سے جاگنا چاہیے اور اپنے رب کی طرف رجوع ہونا چاہیے اس لیے کہ انسان کبھی بھی اپنے رب سے بے نیاز نہیں ہو سکتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ (٦) الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ (٧) فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ (٨) اے انسان! تجھے اپنے رب کریم سے کس چیز نے بہکایا۔ جس (رب نے) تجھے پیدا کیا، پھر ٹھیک ٹھاک کیا، پھر (درست اور) برابر بنایا۔ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔(الانفطار)

دوسری ندا

انسان کی دنیوی حالت کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ (٦) فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ (٧) فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا (٨) وَيَنقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا (٩) وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ (١٠) فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا (١١) وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا (١٢) إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا (١٣) إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ (١٤) بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا (١٥)

اے انسان! تو اپنے رب سے ملنے تک یہ کوشش اور تمام کام اور محنتیں کر کے اس سے ملاقات کرنے والا ہے۔ تو (اس وقت) جس شخص کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔ اس کا حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائے گا۔ اور وہ اپنے اہل کی طرف ہنسی خوشی لوٹ آئے گا۔ ہاں جس شخص کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔ تو وہ موت کو بلانے لگے گا۔ اور بھڑکتی ہوئی جہنم میں داخل ہوگا۔ یہ شخص اپنے متعلقین میں (دنیا میں) خوش تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اللہ کی طرف لوٹ کر ہی نہ جائے گا۔ کیوں نہیں، حالانکہ اس کا رب اسے بخوبی دیکھ رہا تھا۔ (الانشقاق 6 -15)

اس دنیوی زندگی کے بعد انسان اپنے رب کے حضور حاضر ہونے والا ہے اور وہا اس کا حساب و کتاب لیا جائے گا۔

کامیاب ہو گیا وہ جس کا حساب آسان ہو گیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس سے حساب کا مناقشہ ہو گا وہ تباہ ہو گا، تو ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قرآن میں تو ہے کہ نیک لوگوں کا بھی حساب ہو گا «فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا» (الِانشقاق:8) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دراصل یہ وہ حساب نہیں یہ تو صرف پیشی ہے جس سے حساب میں پوچھ گچھ ہو گی وہ برباد ہو گا۔“ (صحیح بخاری:4939)

عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:" مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ"، قَالَتْ: قُلْتُ: أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا سورة الانشقاق آية 8 قَالَ:" ذَلِكِ الْعَرْضُ".

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس کے حساب میں کھود کرید کی گئی اس کو ضرور عذاب ہو گا۔“ وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں ہے «فسوف يحاسب حسابا يسيرا» ”پھر عنقریب ان سے ہلکا حساب لیا جائے گا۔“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے مراد صرف پیشی ہے۔ (صحیح بخاري6536)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا مانگ رہے تھے «اللَّهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا» جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول! یہ آسان حساب کیا ہے؟ فرمایا: ”صرف نامہ اعمال پر نظر ڈال لی جائیگی اور کہہ دیا جائے گا کہ جاؤ ہم نے در گزر کیا لیکن اے عائشہ جس سے اللہ حساب لینے پر آئے گا وہ ہلاک ہو گا۔“
[مسند احمد:6/48: صحیح]

ما الحساب اليسير؟ فقال: ينظر في كتابه ويتجاوز له عنه انه من نوقش الحساب يومئذ هلك

طبرانی میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”تم لوگ اعمال کر رہے ہو اور حقیقت کا علم کسی کو نہیں عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ تم اپنے اعمال کو پہچان لوگے بعض وہ لوگ ہوں گے جو ہنسی خوشی اپنوں سے آملیں گے اور بعض ایسے ہوں کہ رنجیدہ افسردہ اور ناخوش واپس آئیں گے اور جسے پیٹھ پیچھے سے بائیں ہاتھ میں ہاتھ موڑ کر نامہ اعمال دیا جائے گا وہ نقصان اور گھاٹے کی پکار پکارے گا ہلاکت اور موت کو بلائے گا اور جہنم میں جائے گا دنیا میں خوب ہشاش بشاش تھا بے فکری سے مزے کر رہا تھا آخرت کا خوف عاقبت کا اندیشہ مطلق نہ تھا اب اس کو غم ورنج، یاس محرومی ورنجیدگی اور افسردگی نے ہر طرف سے گھیر لیا یہ سمجھ رہا تھا کہ موت کے بعد زندگی نہیں۔ اسے یقین نہ تھا کہ لوٹ کر اللہ کے پاس بھی جانا ہے۔“

پھر فرماتا ہے کہ ” ہاں ہاں اسے اللہ ضرور دوبارہ زندہ کر دے گا جیسے کہ پہلی مرتبہ اس نے اسے پیدا کیا پھر اس کے نیک وبد اعمال کی جزاو سزا دے گا بندوں کے اعمال واحوال کی اسے اطلاع ہے اور وہ انہیں دیکھ رہا ہے۔“

ہم کس غفلت میں زندگی گزار رہے ہیں۔۔۔۔

كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا (٢١) وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (٢٢) وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ (٢٣) يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي (٢٤) فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ (٢٥) وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ (٢٦) یقیناً جس وقت زمین کوٹ کوٹ کر برابر کر دی جائے گی۔ اور تیرا رب (خود) آجائے گا اور فرشتے صفیں باندھ کر (آ جائیں گے)۔ اور جس دن جہنم بھی لائی جائے گی اس دن انسان کو سمجھ آئے گی مگر آج اس کے سمجھنے کا فائدہ کہاں؟ وہ کہے گا کہ کاش کہ میں نے اپنی اس زندگی کے لئے کچھ پیشگی سامان کیا ہوتا۔ پس آج اللہ کے عذاب جیسا عذاب کسی کا نہ ہوگا۔ نہ اسکی قید وبند جیسی کسی کی قید وبند ہوگی۔ (الفجر 21 - 26)

اللهم أعز الإسلام والمسلمين، اللهم أعز الإسلام والمسلمين، اللهم أعز الإسلام والمسلمين، وأذل الشرك والمشركين، ودمر أعداء الدين.

اللهم كن لاخواننا المستضعفين في فلسطين اللهم كن لهم عونا ونصيرا ومعينا وظهيرا..اللهم انصرهم ولا تنصر عليهم.

للهم حرر المسجد الأقصى من دنس اليهود المعتدين المجرمين الغاصبين اللهم عليك بهم فإنهم لا يعجزونك،

اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى اليهود والنصارى ، ومن شايعهم وأعانهم ، اللهم العنهم ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ

اللهم إنا نجعلك في نحورهم ونعوذ بك اللهم من شرورهم.

اللَّهُمَّ آتِ نَفْوسنا تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الهُدَى وَالتُّقَى وَالعفَافَ والغنَى

اللَّهُمَ حَبَّبْ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ

وَأَنْ تَغْفِرَ لنا وَتَرْحَمَنا وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنا غَيْرَ مَفْتُونين

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنا إِلَى حُبِّكَ

اللهم فرّج هم المهمومين ونفس كرب المكروبين واقض الدين عن المدينين واشف مرضانا ومرضى المسلمين. وارحم موتانا وموتي المسلمين

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

رَبَّنَا آتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ (١٨٠) وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ (١٨١) وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (١٨٢)